ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1979

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ — شعبہ قرآن وتفسیر

کورس: ترجمہ قرآن-5 (1979)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 2 (یونٹ نمبر: 6 تا 10)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحف کا مطالعہ کر کے ترجمہ اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ اہم وضاحت: اس کورس کے ہر سوال میں درجنوں آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ اس گائیڈ میں لفظی ترجمہ اہم الفاظ کی جدولوں کی صورت میں اور بامحاورہ ترجمہ آیات کے گروہوں کی صورت میں مکمل سلسلے کے ساتھ، معروف اردو تراجم کے مفہوم کی روشنی میں اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ طالب علم ہر آیت کا مفہوم سمجھ کر خود پورا ترجمہ تحریر کر سکے۔ آیات کا عربی متن اس گائیڈ میں نقل نہیں کیا گیا؛ اصل متن اور حتمی تصدیق کے لیے مصحف اور نصابی کتاب سے رجوع لازم ہے۔ یہ گائیڈ خالصتاً علمی و تدریسی نوعیت کی ہے؛ کسی شرعی حکم کا کسی فرد یا واقعے پر اطلاق اہلِ علم اور مجاز اداروں کا کام ہے۔

کورس کا تعارف اور اس مشق کا جائزہ

امتحانی مشق نمبر 2 یونٹ 6 تا 9 پر مشتمل ہے اور اس کے پانچ سوالات میں بالترتیب سورۃ ص (18 تا 68)، سورۃ المومن (41 تا 80)، سورۃ الزخرف (10 تا 60)، سورۃ الدخان (1 تا 45) اور سورۃ الجاثیہ (1 تا 37) کے حصے شامل ہیں۔ پچھلی مشق کی طرح یہاں بھی ہر سوال میں لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ یہ سورتوں کے مجموعے میں قصصِ انبیاء، توحید کے دلائل، تقلید کی مذمت اور قیامت کے مناظر خاص طور پر نمایاں ہیں۔ اس گائیڈ میں ہر جواب اسی آزمودہ ترتیب سے لکھا گیا ہے: تعارف، لفظی الفاظ کی جدول، آیات کے گروہوں کے حساب سے مکمل بامحاورہ ترجمہ، اہم نکات اور اختتام؛ طالب علم مصحف اور نصابی کتاب سے تصدیق کر کے ترجمہ اپنے الفاظ میں تحریر کرے۔

سوال نمبر 1 (20 نمبر)

سوال: سورۃ ص کی آیت نمبر 18 تا 68 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ ص قرآن مجید کی اڑتیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 88 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 18 تا 68 پر مشتمل ہے جس میں حضرت داؤد علیہ السلام کی انعامات و واقعات — پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح، دو جھگڑنے والوں کا مقدمہ اور ان کی توبہ — اور پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات، حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کی مثال، خاندانِ ابراہیم کے منتخب بندوں کا ذکر، متقین کے لیے جنت کی نعمتیں، سرکشوں کے لیے جہنم اور اہلِ جہنم کی باہمی کشمکش، اور آخر میں نبی ﷺ کا اعلان کہ وہ صرف ڈرانے والے ہیں بیان ہوا ہے۔ ترجمہ حسبِ سوال پہلے اہم الفاظ کے لفظی ترجمے کی جدول اور پھر گروہ وار بامحاورہ ترجمے کی صورت میں پیش ہے، اور اس پوری سورت کے مباحث میں قصصِ انبیاء عبرت اور استقامت کے سبق کے طور پر بیان ہوئے ہیں۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: "العشی والاشراق" یعنی شام اور صبح (سورج نکلنے کا وقت)، "محشورۃ" یعنی اکٹھی کی گئی، "فصل الخطاب" یعنی فیصلہ کن گفتگو، "المحراب" یعنی عبادت کی خاص جگہ، اونچی جگہ، "تسوروا" یعنی دیوار پھاند کر پہنچ آئے، "نعجۃ" یعنی دنبی، بھیڑ، "اکفلنیھا" یعنی اسے میرے سپرد کر دے، "بغی" یعنی زیادتی کی، ظلم کیا، "خر راکعاً" یعنی سجدے میں گر پڑا، جھک گیا، "اناب" یعنی رجوع کیا، توبہ کی، "اصفاد" یعنی زنجیریں، بیڑیاں، "اواب" یعنی بہت رجوع کرنے والا، "رخاء" یعنی نرم و بے روک، "نصب و عذاب" یعنی مشقت اور تکلیف، اور "اولوا الایدی والابصار" یعنی ہاتھوں (قوتِ عمل) اور آنکھوں (بصیرت) والے۔ ان الفاظ سے قصوں کی جزئیات واضح ہوتی ہیں۔

جدول 1: سورۃ ص (18 تا 68) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
اَلْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاق	شام اور صبح	مَحْشُوْرَۃ	اکٹھی کی ہوئی
فَصْلَ الْخِطَاب	فیصلہ کن گفتگو	تَسَوَّرُوا	دیوار پھاند کر آئے
نَعْجَۃ	دنبی، بھیڑ	بَغٰی	زیادتی کی
خَرَّ رَاکِعًا	جھک کر گر پڑا	اَنَابَ	رجوع کیا
الْاَصْفَاد	زنجیریں، بیڑیاں	اَوَّاب	بہت رجوع کرنے والا
نُصْبٍ وَّعَذَاب	مشقت اور تکلیف	رُخَاء	نرم و بے روک

بامحاورہ ترجمہ: آیات 18 تا 29

ہم نے پہاڑوں کو ان کے تابع کر دیا تھا کہ وہ شام اور صبح ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے، اور پرندوں کو بھی اکٹھا کر کے؛ ہر ایک ان کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کی بادشاہت مضبوط کر دی اور انہیں حکمت اور فیصلہ کن گفتگو عطا کی۔ اور کیا آپ کے پاس ان جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ دیوار پھاند کر عبادت گاہ میں آ گئے؟ جب وہ داؤد کے پاس داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گئے؛ انہوں نے کہا ڈریے نہیں؛ ہم دو جھگڑنے والے ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، پس آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے، بے انصافی نہ کیجیے اور ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت کیجیے۔ یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے؛ اس نے کہا کہ یہ بھی میرے سپرد کر دے اور گفتگو میں مجھ پر غالب آ گیا۔ داؤد نے کہا: اس نے تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کا مطالبہ کر کے تم پر ظلم کیا ہے؛ اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں، سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے، تو انہوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی اور جھکتے ہوئے گر پڑے اور رجوع کیا۔ پس ہم نے ان کا یہ (قصور) معاف کر دیا، اور بے شک ان کے لیے ہمارے پاس قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ اے داؤد! بے شک ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے، پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے اور خواہش کی پیروی نہ کیجیے کہ وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی؛ بے شک جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس وجہ سے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔ اور ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے کار نہیں بنایا؛ یہ کافروں کا گمان ہے، پس کافروں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے۔ کیا ہم ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو زمین میں فساد مچانے والوں جیسا کر دیں گے، یا پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا بنا دیں گے؟ یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات30 تا44

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیے؛ وہ کیسے اچھے بندے تھے، بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ جب شام کے وقت ان کے سامنے تیز رفتار اصیل گھوڑے پیش کیے گئے تو انہوں نے کہا: میں نے مال کی محبت اپنے رب کی یاد پر اختیار کر لی (یعنی اس میں ایسا مشغول ہوا) یہاں تک کہ وہ پردے میں چھپ گیا (سورج ڈوب گیا)؛ انہیں میرے پاس واپس لاؤ؛ پھر وہ ان کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ اور ہم نے سلیمان کو آزمایا اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا، پھر انہوں نے رجوع کیا۔ انہوں نے کہا: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد کسی کے لیے مناسب نہ ہو؛ بے شک تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔ پس ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا جو ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے نرم و بے روک چلتی تھی، اور شیطانوں کو بھی (تابع کیا): ہر ماہر معمار اور غوطہ خور کو، اور دوسروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ہماری عطا ہے، پس احسان کرو یا روک رکھو، بغیر حساب کے۔ اور بے شک ان کے لیے ہمارے پاس قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے مشقت اور تکلیف پہنچا دی ہے۔ (فرمایا گیا) اپنا پاؤں زمین پر مارو؛ یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے اور پینے کے لیے۔ اور ہم نے انہیں ان کے اہل و عیال عطا کیے اور ان کے ساتھ ان کے برابر اور بھی، اپنی طرف سے رحمت کے طور پر اور عقل والوں کے لیے نصیحت کے طور پر۔ اور اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک گٹھا لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو؛ بے شک ہم نے انہیں صبر کرنے والا پایا؛ وہ کیسے اچھے بندے تھے، بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔

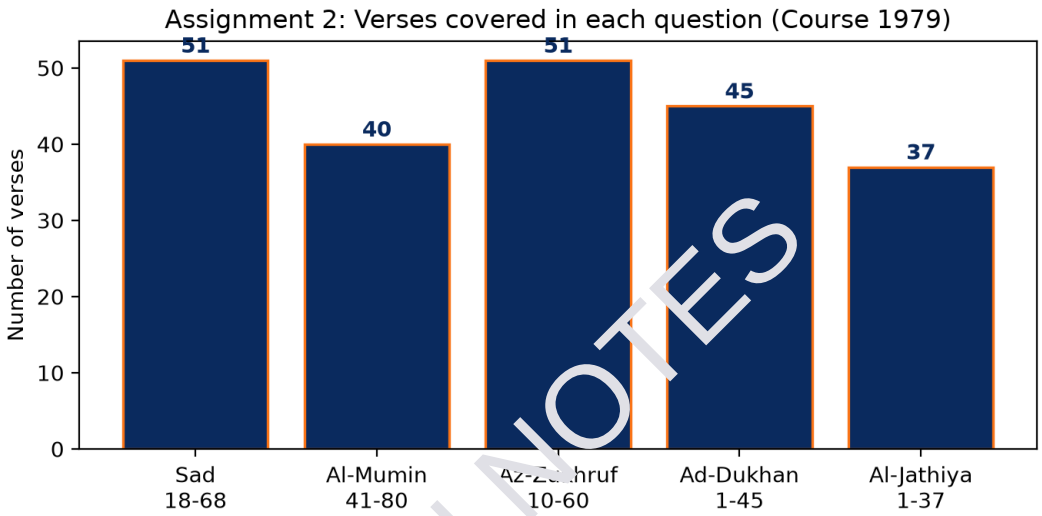
بامحاورہ ترجمہ: آیات45 تا55

اور ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو یاد کیجیے جو قوتِ عمل اور بصیرت والے تھے۔ بے شک ہم نے انہیں ایک خاص صفت کے لیے منتخب کیا تھا: آخرت کے گھر کی یاد۔ اور بے شک وہ ہمارے نزدیک منتخب اور بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ اور اسماعیل، الیاسع (الیسع) اور ذوالکفل کو یاد کیجیے؛ اور یہ سب بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ یہ ایک نصیحت ہے؛ اور بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا ٹھکانا ہے: ہمیشگی کے باغات جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے؛ وہ وہاں تکیے لگائے بیٹھے بہت سے پھل اور

مشروبات مانگتے ہوں گے؛ اور ان کے پاس نگاہیں نیچی رکھنے والی ہم عمر (حوریں) ہوں گی۔ یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے حساب کے دن کے لیے وعدہ کیا جاتا ہے۔ بے شک یہ ہمارا رزق ہے جس کا کوئی اختتام نہیں ہو گا۔ یہ (تو مومنوں کا حال ہے)؛ اور بے شک سرکشوں کے لیے برا ٹھکانا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 56 تا 68، اور اہم نکات

جہنم (ان کا ٹھکانا ہے) جس میں وہ داخل ہوں گے؛ پس وہ کیا ہی برا بچھونا ہے۔ یہ ہے (ان کا حصہ)، پس وہ اسے چکھیں: کھولتا ہوا پانی اور پیپ۔ اور اسی قسم کی اور چیزیں بھی جوڑا جوڑا ہیں۔ (سرداروں سے کہا جائے گا) یہ ایک جماعت ہے جو تمہارے ساتھ زبردستی گھس رہی ہے؛ کوئی خوش آمدید نہیں ان کے لیے؛ بے شک یہ آگ میں داخل ہونے والے ہیں۔ وہ کہیں گے: بلکہ تمہارے لیے بھی کوئی خوش آمدید نہیں؛ تم ہی نے یہ ہمارے سامنے پیش کیا تھا پس کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! جس نے یہ ہمارے سامنے پیش کیا اسے آگ میں دوگنا عذاب دے۔ اور وہ کہیں گے: ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم بروں میں شمار کرتے تھے؟ کیا ہم نے انہیں مذاق بنا لیا تھا، یا آنکھیں ان سے پھر گئی ہیں؟ بے شک اہلِ آگ کا آپس میں یہ جھگڑنا یقیناً سچ ہے۔ کہہ دیجیے: میں تو صرف ڈرانے والا ہوں؛ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا، سب پر غالب ہے؛ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا رب ہے، غالب، بہت بخشنے والا۔ کہہ دیجیے: یہ ایک بڑی خبر ہے جس سے تم منہ پھیر رہے ہو۔ اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: نعمت کے ساتھ آزمائش بھی آتی ہے اور اس کا حل فوری توبہ و رجوع ہے، جیسا کہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کے واقعات سے ظاہر ہے؛ ایوب علیہ السلام کا صبر آزمائش میں مبتلا ہر انسان کے لیے نمونہ ہے؛ عدل کے فیصلے میں خواہش کی پیروی نہ کرنا حکمرانوں کا بنیادی فرض ہے؛ اور آخری آیات میں قرآن کو "بڑی خبر" قرار دے کر اس کی طرف متوجہ ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

سورۃ ص کا یہ حصہ قصص، جزا و سزا اور اعلانِ نبوت کا حسین مجموعہ ہے۔ طالب علم واقعات کو زمانی ترتیب سے، آیات 49 تا 54 کی جنت کی نعمتوں کو الگ نمایاں پیراگراف میں، اور آخری آیات کے اعلان کو اختتامیہ بنا کر لکھے تو جواب مکمل و منظم صورت اختیار کرے گا۔

سوال نمبر 2 (20 نمبر)

سوال: سورۃ المومن کی آیت نمبر 41 تا 80 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ المومن، جسے سورۃ غافر بھی کہا جاتا ہے، قرآن مجید کی چالیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 85 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 41 تا 80 پر مشتمل ہے جس کا آغاز آلِ فرعون کے مومن شخص کی دعوت کے آخری حصے سے ہوتا ہے: وہ اپنی قوم کو نجات کی طرف بلاتا ہے جبکہ قوم اسے آگ کی طرف بلاتی ہے۔ اس کے بعد

فرعون کے خاندان پر عذاب، اہلِ جہنم کی باہمی گفتگو اور خزانۂ جہنم کے داروغوں سے ان کی درخواست، رسولوں کی مدد کا وعدہ، صبر و استغفار کی ہدایت، اللہ کی نشانیاں، دعا کی قبولیت کا وعدہ، تخلیقِ انسان کے مراحل، کفار کے انجام کی تفصیل، اور آخر میں مویشیوں جیسی نعمتوں کا ذکر آتا ہے۔ ترجمہ حسبِ سوال لفظی الفاظ کی جدول کے بعد گروہ وار بامحاورہ صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: "النجاۃ" یعنی نجات، چھٹکارا، "افوض امری" یعنی میں اپنا معاملہ سپرد کرتا ہوں، "وقاہ" یعنی اسے بچا لیا، "حاق" یعنی گھیر لیا، آ پڑا، "غدواً عشیاً" یعنی صبح اور شام، "تجادل" یعنی جھگڑا کریں گے، بحث کریں گے، "الضعفاء" اور "استکبروا" یعنی کمزور لوگ اور تکبر کرنے والے، بڑے لوگ، "خزنۃ جہنم" یعنی جہنم کے داروغے، نگران فرشتے، "اشہاد" یعنی گواہ، "استغفر لذنبک" یعنی اپنے قصور کی بخشش مانگیے، "الغدو والآصال" یعنی صبح اور پچھلے پہر، شام کے اوقات، "ادعونی استجب" یعنی مجھے پکارو، میں قبول کروں گا، "داخرین" یعنی ذلیل و خوار ہو کر، "اغلال" یعنی طوق، "یسحبون" یعنی کھینچے جائیں گے، "الحمیم" یعنی کھولتا ہوا گرم پانی، اور "انعام" یعنی مویشی، چوپائے۔ ان الفاظ کا درست مفہوم پوری گفتگو کے محاورے کو درست کرتا ہے۔

جدول 1: سورۃ المومن (41 تا 80) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
النَّجَاۃ	نجات، چھٹکارا	أُفَوِّضُ	میں سپرد کرتا ہوں
وَقَاہُ	اسے بچا لیا	حَاقَ	گھیر لیا، آ پڑا
غُدُوًّا وَّعَشِيًّا	صبح و شام	الضُّعَفَاء	کمزور لوگ
خَزَنَۃ	داروغے، نگران	الْأَشْهَاد	گواہ

طوق، زنجیریں	الْاَغْلَال	ذلیل ہو کر	دَاخِرِین
کھولتا گرم پانی	الْحَمِیم	گھسیٹے جائیں گے	یُسْحَبُونَ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 41 تا 50

(آلِ فرعون کے مومن نے کہا) اے میری قوم! مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو؟ تم مجھے اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ اس چیز کو شریک کر لوں جس کا مجھے کوئی علم نہیں حالانکہ میں تمہیں غالب، بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ بلاشبہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اس کے لیے دنیا اور آخرت میں کوئی پکار نہیں (یعنی وہ پکارے جانے کے قابل ہی نہیں)، اور ہماری واپسی اللہ ہی کی طرف ہے، اور حد سے بڑھنے والے ہی آگ والے ہیں۔ پس جلد ہی تم میری بات کو یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا ہوں؛ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ پس اللہ نے اسے ان کی چالوں کی برائیوں سے بچا لیا، اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا: آگ، جس کے سامنے وہ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں؛ اور جس دن قیامت قائم ہو گی (حکم ہو گا کہ) فرعون والوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔ اور جب وہ آگ میں آپس میں جھگڑیں گے تو کمزور لوگ تکبر کرنے والوں سے کہیں گے: ہم تو تمہارے پیروکار تھے، پس کیا تم ہم سے آگ کا کچھ حصہ ہٹا سکتے ہو؟ تکبر کرنے والے کہیں گے: ہم سب اسی میں ہیں؛ بے شک اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے۔ اور جو آگ میں ہوں گے وہ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے: اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہم سے ایک دن کا عذاب ہی ہلکا کر دے۔ داروغے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلیلیں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں۔ داروغے کہیں گے: پھر تم خود ہی دعا کرو؛ اور کافروں کی دعا تو گمراہی ہی میں جاتی ہے (یعنی بے اثر ہے)۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 51 تا 60

بے شک ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں دنیا کی زندگی میں بھی اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے؛ اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی اور ان کے لیے لعنت ہو گی اور ان کے لیے برا گھر ہو گا۔ اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا جو عقل والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت

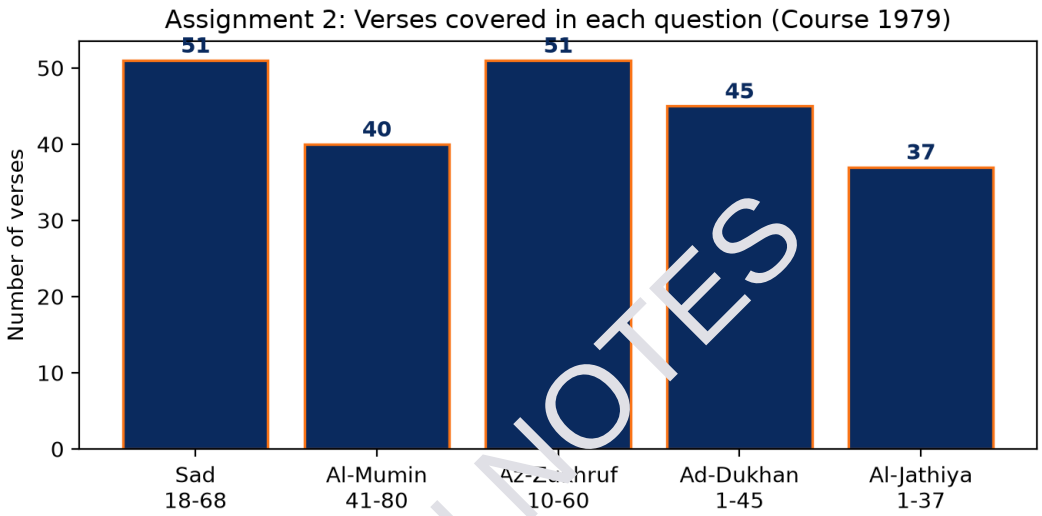
ہے۔ پس صبر کیجیے، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے؛ اور اپنے قصور کی بخشش مانگیے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیات میں بغیر کسی سند کے جھگڑتے ہیں جو ان کے پاس آئی ہو، ان کے سینوں میں صرف بڑائی (کا جذبہ) ہے جس تک وہ پہنچنے والے نہیں؛ پس آپ اللہ کی پناہ مانگیے؛ بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے بڑی ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ اور اندھا و بینا برابر نہیں، اور نہ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے اور بدکار برابر ہیں؛ تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں، لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا؛ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 61 تا 70

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا؛ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے، ہر چیز کا خالق ہے؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم کہاں بہکائے جاتے ہو؟ اسی طرح وہ لوگ بھی بہکائے جاتے رہے جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا، اور تمہاری صورتیں بنائیں اور تمہاری صورتیں اچھی بنائیں، اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا؛ یہی اللہ تمہارا رب ہے؛ پس برکت والا ہے اللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ وہ زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں؛ پس اسی کو پکارو دین کو اسی کے لیے خالص کر کے؛ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ کہہ دیجیے: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، جبکہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیلیں آ چکی ہیں، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں جہانوں کے رب کے آگے سر جھکا دوں۔ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر قطرے سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر وہ تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے، پھر (تم جیتے ہو) تاکہ اپنی بھرپور جوانی کو پہنچو، پھر بوڑھے ہو جاؤ — اور تم میں سے کوئی اس سے پہلے وفات پا جاتا ہے — اور تاکہ تم مقررہ مدت کو پہنچو اور تاکہ تم عقل سے کام لو۔ وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے؛ پھر جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس سے صرف کہتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں کہ وہ کہاں بہکائے جاتے ہیں؟ جن لوگوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اسے بھی جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا، پس جلد ہی انہیں معلوم ہو جائے گا۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 71 تا 80، اور اہم نکات

جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں، پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا: وہ کہاں ہیں جنہیں تم شریک کرتے تھے اللہ کے سوا؟ وہ کہیں گے: وہ ہم سے کھو گئے، بلکہ ہم اس سے پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔ یہ (عذاب) اس وجہ سے ہے کہ تم زمین میں ناحق خوش ہوتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم اتراتے تھے۔ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے؛ پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا کیا ہی برا ہے۔ پس صبر کیجیے، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے؛ پھر اگر ہم آپ کو اس (عذاب) کا کچھ حصہ دکھائیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا آپ کو وفات دے دیں، پھر بھی انہیں ہماری ہی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے؛ ان میں سے بعض کے واقعات ہم نے آپ کو سنائے اور بعض کے نہیں سنائے؛ اور کسی رسول کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لے آئے؛ پھر جب اللہ کا حکم آ پہنچا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اس وقت باطل والے خسارے میں پڑ گئے۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے مویشی بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور ان میں سے بعض کو کھاؤ؛ اور تمہارے لیے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور تاکہ تم ان کے ذریعے اس ضرورت تک پہنچو جو تمہارے سینوں میں ہے، اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔ اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: مومن آلِ فرعون کی گفتگو دعوت کا بہترین نمونہ ہے — نرمی، دلیل اور انجام کی یاد دہانی؛ دعا عبادت کی روح ہے اور اس کی قبولیت کا وعدہ خود اللہ کا ہے؛ اور تخلیق و نعمتوں کی نشانیاں انسان کو اسی ذات کی طرف لوٹاتی ہیں جو زندگی و موت کی مالک ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

سورۃ المومن کے اس حصے میں دعوت، آخرت کی بازپرس، اور اللہ کی ربوبیت کے دلائل بڑی مضبوطی سے جمع ہیں۔ طالب علم آیات 44، 55 اور 60 کے ترجمے خاص توجہ سے لکھے، کیونکہ تسلیم و سپردگی، استغفار اور دعا کے یہ مقامات اس حصے کا خلاصہ ہیں۔

سوال نمبر 3 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الزخرف کی آیت نمبر 10 تا 60 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ الزخرف قرآن مجید کی تینتالیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 89 آیات ہیں۔ ”زخرف“ کے معنی ہیں سونا اور ظاہری چمک دمک و زینت۔ زیرِ نظر حصہ آیات 10 تا 60 پر مشتمل ہے جس میں اللہ کی نعمتوں — زمین، راستے، بارش، جوڑے اور سواریاں — کے بیان کے بعد مشرکین کے اس عقیدے کی تردید آتی ہے کہ فرشتے

اللہ کی بیٹیاں ہیں؛ پھر "ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی ملت پر پایا" والی اندھی تقلید کی مذمت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قوم سے براءت کا اعلان، قریش کا یہ اعتراض کہ قرآن دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اترا، دنیا کی زینت کی بے ثباتی، رحمٰن کے ذکر سے بے پروائی کرنے والے پر شیطان کا مسلط ہونا، نبی ﷺ کو تسلی و ثابت قدمی کی ہدایت، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ، اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال پر اہلِ مکہ کے جھگڑے کا ذکر آتا ہے۔ ترجمہ حسبِ سوال لفظی جدول کے بعد گروہ وار یا محاورہ صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: "مھداً" یعنی فرش، بچھونا، ٹھہرنے کے قابل، "سبلاً" یعنی راستے، "بقدر" یعنی اندازے کے ساتھ، مقرر مقدار میں، "بلدۃ میتاً" یعنی مردہ، بنجر شہر (زمین)، "ازواج" یعنی جوڑے، اقسام، "لتستووا" یعنی تاکہ تم جم کر بیٹھو، قرار پکڑو، "مقرنین" یعنی قابو پانے والے، بس میں لانے والے، "جزءًا" یعنی حصہ، جز، "اصطفٰی" یعنی اس نے چن لیا، پسند کر لیا، "امثال" یعنی مثالیں، خبریں (سابقہ قوموں کی)، "الزخرف" یعنی سونا، زینت و آرائش، "یعش" یعنی اندھا پن اختیار کرے، غفلت کرے، "نقیض" یعنی ہم مقرر کر دیتے ہیں، مسلط کر دیتے ہیں، "قرین" یعنی ساتھی، "لننتقمن" یعنی ہم ضرور بدلہ لیں گے، "اساور من ذھب" یعنی سونے کے کنگن، اور "استخف قومہ" یعنی اس نے اپنی قوم کو ہلکا و بے وقعت بنا دیا، بے عقل سمجھ کر بہکا دیا۔

جدول 1: سورۃ الزخرف (10 تا 60) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
مَهْدًا	فرش، بچھونا	سُبُلًا	راستے
بِقَدَرٍ	اندازے کے ساتھ	أَزْوَاجَ	جوڑے، اقسام
مُقْرِنِينَ	قابو پانے والے	جُزْءًا	حصہ، جز

سونا، زینت	الزُّخرُف	چن لیا، پسند کیا	اصْطَفٰی
ہم مسلط کرتے ہیں	نُقَیِّضْ	غفلت کرے، منہ پھیرے	یَعْشُ
ہلکا بنادیا، بہکایا	اسْتَخَفَّ	کنگن، کڑے	اَسَاوِر

بامحاورہ ترجمہ: آیات 10 تا 22

وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے بنا۔ [illegible] تم ہدایت پاؤ (منزل تک پہنچو)۔ اور جس نے آسمان سے اندازے کے ساتھ پانی اتارا، پھر ہم نے اس سے مردہ شہر (بنجر زمین) کو زندہ کر دیا؛ اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔ اور جس نے تم جوڑے پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتیاں اور مویشی بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو، تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر بیٹھو، پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب تم اس پر بیٹھ جاؤ اور کہو: پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا، حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے؛ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور انہوں نے اس کے بندوں میں سے اس کے لیے جز (اولاد) ٹھہرایا؛ بے شک انسان کھلا ناشکرا ہے۔ کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لے لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ پسند کر کے خاص کر لیا؟ اور جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جسے اس نے رحمٰن کے لیے مثال ٹھہرایا ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غم سے بھرا رہتا ہے۔ کیا وہ (بیٹی) جو زینت میں پالی جاتی ہے اور جھگڑے میں بات واضح نہیں کر سکتی (اللہ کی اولاد ہو سکتی ہے)؟ اور انہوں نے فرشتوں کو، جو رحمٰن کے بندے ہیں، عورتیں قرار دیا؛ کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت حاضر تھے؟ ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے پوچھ گچھ ہو گی۔ اور انہوں نے کہا: اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے؛ انہیں اس کا کوئی علم نہیں؛ وہ صرف اٹکل دوڑاتے ہیں۔ یا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں؟ بلکہ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ملت پر پایا ہے اور ہم ان کے نقشِ قدم پر ہدایت پانے والے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 23 تا 35

اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا، اس کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ملت پر پایا ہے اور ہم ان کے نقشِ قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔ (ڈرانے والے نے) کہا: خواہ میں تمہارے پاس اس سے بہتر ہدایت لے کر آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اس (پیغام) کے منکر ہیں جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔ پس ہم نے ان سے بدلہ لیا؛ تو دیکھ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: بے شک میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو، سوائے اس کے جس نے مجھے پیدا کیا پس بے شک وہی مجھے ہدایت دے گا۔ اور انہوں نے اس (کلمہ توحید) کو اپنی اولاد میں باقی رہنے والی بات بنا دیا تاکہ وہ رجوع کریں۔ بلکہ میں نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو نسل در نسل فائدہ اٹھانے دیا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور واضح رسول آ گیا۔ اور جب ان کے پاس حق آیا تو انہوں نے کہا: یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔ اور انہوں نے کہا: یہ قرآن ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا؟ کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت بانٹتے ہیں؟ ہم نے ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں ان کی معیشت بانٹ دی ہے اور ان میں سے بعض کو بعض پر درجات میں بلند کیا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لیں؛ اور آپ کے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ ایک ہی امت (دنیا پرستی میں) ہو جائیں گے تو ہم رحمٰن کے منکروں کے لیے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں، اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں، اور سونے کی زینت بھی؛ اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا عارضی سامان ہی ہے، اور آخرت آپ کے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 36 تا 45

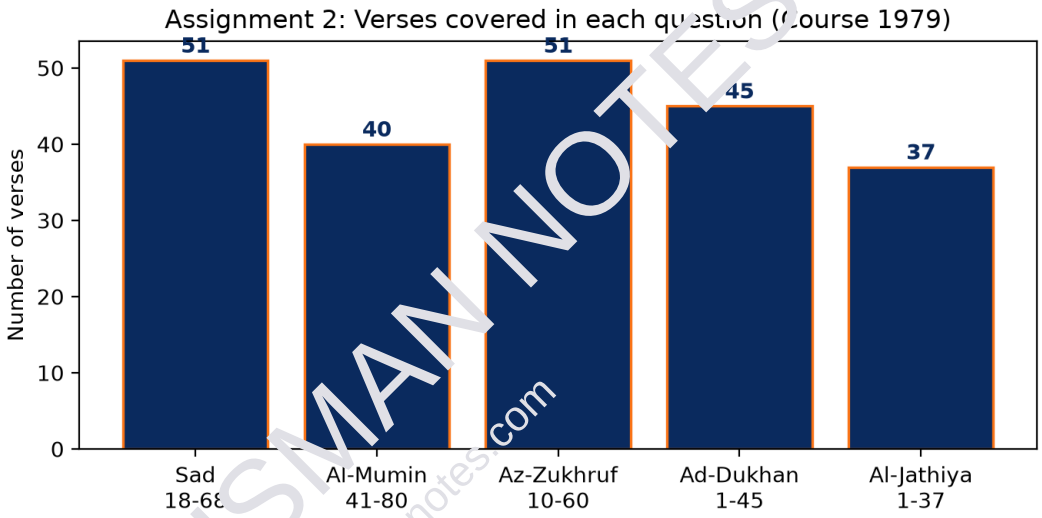
اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں چراتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں، پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے؛ اور یہ (شیاطین) انہیں راستے سے روکتے ہیں حالانکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی سے) کہے گا: کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی؛ پس تو کیا ہی برا ساتھی ہے۔ اور آج تمہیں یہ بات کوئی فائدہ نہیں دے گی کہ تم نے ظلم کیا تھا، کیونکہ تم عذاب میں شریک ہو۔ کیا آپ بہرے کو سنا سکتے ہیں، یا اندھے کو اور اسے جو

کھلی گمراہی میں ہے، ہدایت دے سکتے ہیں؟ پس اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے جائیں تب بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں، یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھادیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے، پس بے شک ہم ان پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ پس آپ اس چیز کو مضبوطی سے پکڑیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے؛ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔ اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت و شرف ہے، اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ اور ہمارے ان رسولوں سے پوچھ دیکھئے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا: کیا ہم نے رحمٰن کے سوا دوسرے معبود ٹھہرائے تھے جن کی عبادت کی جائے؟

بامحاورہ ترجمہ: آیات 46 تا 60، اور اہم نکات

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا: بے شک میں جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو اچانک وہ ان پر ہنسنے لگے۔ اور ہم انہیں جو نشانی بھی دکھاتے وہ اپنی جیسی دوسری سے بڑی ہوتی، اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تاکہ وہ باز آ جائیں۔ اور انہوں نے کہا: اے جادوگر! اپنے رب سے ہمارے لیے اس عہد کے سبب دعا کرو جو اس نے تم سے کیا ہے؛ بے شک ہم ہدایت پائیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے عذاب ہٹا لیا تو اچانک وہ عہد توڑنے لگے۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت میری نہیں ہے اور یہ نہریں میرے نیچے نہیں بہتیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟ بلکہ میں اس شخص سے بہتر ہوں جو حقیر ہے اور بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔ پس اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے، یا فرشتے اس کے ساتھ جتھے کی صورت میں کیوں نہیں آئے؟ اس نے اپنی قوم کو ہلکا و بے وقعت کر دیا تو انہوں نے اس کی اطاعت کی؛ بے شک وہ فاسق لوگ تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمیں ناراض کر دیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو غرق کر دیا، اور ہم نے انہیں بعد والوں کے لیے ماضی کی مثال اور عبرت بنا دیا۔ اور جب ابنِ مریم (عیسیٰ علیہ السلام) کی مثال بیان کی گئی تو اچانک آپ کی قوم اس پر شور مچانے لگی۔ اور انہوں نے کہا: ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟ انہوں نے یہ مثال آپ کے سامنے صرف جھگڑے کے لیے بیان کی ہے؛ بلکہ وہ جھگڑالو لوگ ہیں۔ وہ (عیسیٰ) تو صرف ایک بندے ہیں جن پر ہم نے انعام کیا اور ہم نے انہیں بنی اسرائیل کے لیے ایک مثال بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں جانشینی کرتے۔ اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: دنیاوی زینت و دولت اللہ کی رضا کی علامت نہیں، اس لیے اس پر فخر غیر معقول ہے؛ ذکرِ الٰہی سے غفلت انسان کو

برے ساتھی کے حوالے کر دیتی ہے؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی براءت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بت پرستی و سرکشی کے خلاف دائمی دلیل ہیں؛ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق بات خالص علمی و اعتقادی انداز میں بیان ہوئی ہے — ان مباحث میں طلبہ نصابی کتاب اور مستند تفاسیر سے رجوع کریں۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

سورۃ الزخرف کا یہ حصہ تقلید و زینت کی دنیا سے نکال کر توحید، ذکر اور آخرت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ طالب علم آیات 26 تا 28 کے اعلانِ براءت اور آیات 32 تا 35 کے دنیاوی مال کے فلسفے کو خاص توجہ سے لکھے، کیونکہ یہی اس حصے کا محور ہیں۔

سوال نمبر 4 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الدخان کی آیت نمبر 01 تا 45 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ الدخان قرآن مجید کی چوالیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 59 آیات ہیں۔ ”دخان“ کے معنی دھواں ہیں اور یہ سورت اسی نشانی کے نام سے مشہور ہے۔ زیرِ نظر حصہ آیات 1 تا 45 پر مشتمل ہے، یعنی سورت کا بیشتر حصہ۔ اس میں حروفِ مقطعات کے بعد واضح کتاب کی قسم، قرآن کے بابرکت رات میں نزول اور اس رات میں حکمت والے ہر امر کے فیصلے کا بیان آتا ہے۔ پھر مشرکین کے شک و کھیل کی مذمت، دھوئیں کی نشانی کی تنبیہ، قومِ فرعون پر آزمائش اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت و نجات، بنی اسرائیل کی فضیلت، مکہ والوں کا یہ کہنا کہ موت صرف پہلی موت ہے، قومِ تبع کی مثال، تخلیق کے مقصد، اور آخر میں یومِ فصل کی خبر اور درختِ زقوم کا ذکر ہے۔ ترجمہ حسبِ سوال لفظی جدول کے بعد گروہ وار بامحاورہ صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: ”حٰمٓ“ یعنی حروفِ مقطعات (ان کا قطعی مفہوم اللہ کے علم میں ہے، اہلِ علم نے ان میں مختلف اشارات بیان کیے ہیں)، ”انزلناہ“ یعنی ہم نے اسے اتارا، ”یفرق“ یعنی فیصلہ کیا جاتا ہے، الگ کیا جاتا ہے، ”امر حکیم“ یعنی حکمت والا کام، پختہ معاملہ، ”مرتعین“ نہیں بلکہ ”یلعبون“ یعنی کھیل رہے ہیں، ”فارتقب“ یعنی انتظار کرو، ”الدخان المبین“ یعنی واضح دھواں، ”یغشی الناس“ یعنی لوگوں کو ڈھانپ لے گا، ”البطشۃ الکبریٰ“ یعنی سب سے بڑی پکڑ، ”فتنا“ یعنی ہم نے آزمایا، ”رسول کریم“ یعنی عزت والا رسول، ”ادوا الی“ یعنی میرے حوالے کرو، سپرد کرو، ”ان ترجمون“ یعنی یہ کہ تم مجھے سنگسار کرو، ”اعتزلون“ یعنی مجھے چھوڑ دو، الگ رہو، ”اسر بعبادی“ یعنی راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو، ”رھواً“ یعنی ساکن، ٹھہرا ہوا (سمندر)، ”عیون“ یعنی چشمے، ”مقام کریم“ یعنی عمدہ مقام، باعزت جگہ، ”تبع“ یعنی یمن کے بادشاہوں کا لقب، اور ”المھل“ یعنی تیل کی تلچھٹ، پگھلا ہوا دھاتی مواد۔

جدول 1: سورۃ الدخان (1 تا 45) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ

فیصلہ کیا جاتا ہے	يُفْرَقُ	ہم نے اسے اتارا	أَنْزَلْنَاهُ
انتظار کرو	ارْتَقِبْ	حکمت والا امر	أَمْرٍ حَكِيمٍ
ڈھانپ لے گا	يَغْشَى	دھواں	الدُّخَانِ
ہم نے آزمایا	فَتَنَّا	بڑی پکڑ	الْبَطْشَةَ
ٹھہرا ہوا	رَخْوًا	مجھے چھوڑ دو	اعْتَزِلُونِ
پگھلی دھات، تلچھٹ	الْمُهْلِ	باعزت مقام	مَقَامٍ كَرِيمٍ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 1 تا 16

حٰمٓ۔ قسم ہے اس واضح کتاب کی! بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا؛ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔ اس (رات) میں ہر حکمت والے معاملے کا فیصلہ کیا جاتا ہے، ہمارے حکم سے ایک امر (مقرر) ہوتا ہے؛ بے شک ہم رسول بھیجنے والے ہیں، آپ کے رب کی طرف سے رحمت کے طور پر؛ بے شک وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کا رب ہے، اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں؛ وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے؛ تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔ بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ پس آپ اس دن کا انتظار کیجیے جب آسمان واضح دھواں لائے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا؛ یہ دردناک عذاب ہے۔ (اس وقت وہ کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور کر دے، بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں۔ ان کے لیے نصیحت کہاں کارگر ہو گی حالانکہ ان کے پاس واضح رسول آ چکا تھا، پھر وہ اس سے منہ پھیر گئے اور کہنے لگے: (یہ) سکھایا پڑھایا، دیوانہ ہے۔ بے شک ہم عذاب کو کچھ دیر کے لیے ہٹا دیں گے، بے شک تم پھر (وہی) لوٹنے والے ہو (جو پہلے کرتے تھے)۔ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے، بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com

بامحاورہ ترجمہ: آیات 17 تا 33

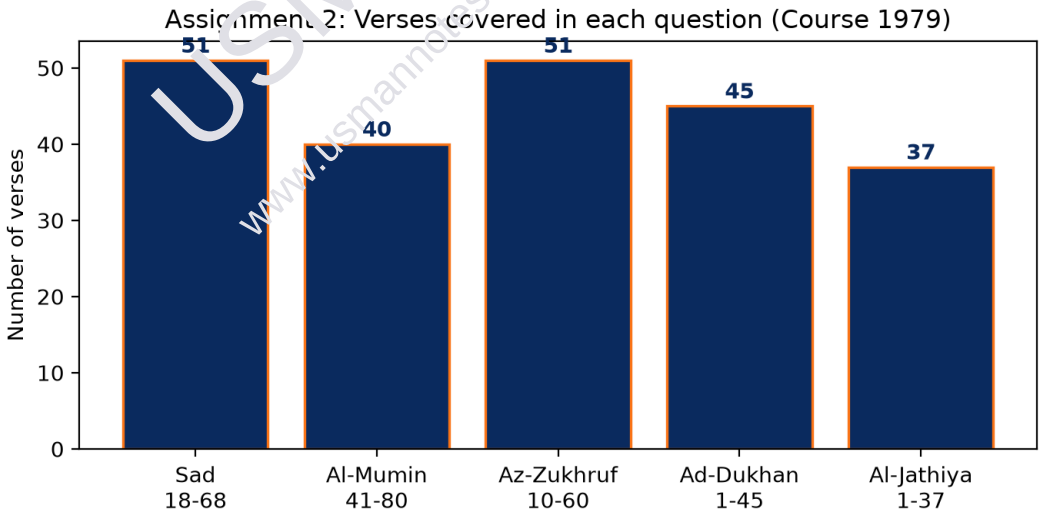
اور ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا، اور ان کے پاس ایک عزت والا رسول آیا کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو؛ بے شک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں؛ اور یہ کہ اللہ کے مقابلے میں سرکشی نہ کرو؛ بے شک میں تمہارے پاس واضح سند لے کر آیا ہوں۔ اور میں نے اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لی ہے اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو؛ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ پھر انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ مجرم لوگ ہیں۔ (حکم ہوا) پس راتوں رات میرے بندوں کو لے کر چل پڑو، بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا؛ اور سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ دو؛ بے شک وہ لشکر غرق کیا جانے والا ہے۔ انہوں نے کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑے، اور کھیتیاں اور باعزت مقامات، اور نعمتیں جن میں وہ مزے کرتے تھے۔ اسی طرح (ہوا)؛ اور ہم نے ان کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔ پس ان پر نہ آسمان رویا نہ زمین، اور نہ انہیں مہلت دی گئی۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلیل کرنے والے عذاب سے نجات دی، فرعون سے؛ بے شک وہ سرکش، حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا۔ اور ہم نے انہیں علم کے ساتھ جہان والوں پر منتخب کیا، اور ہم نے انہیں ایسی نشانیاں دیں جن میں واضح آزمائش تھی۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 34 تا 42

بے شک یہ لوگ کہتے ہیں: بات صرف ہماری پہلی موت ہی کی ہے اور ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے نہیں ہیں۔ پس ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ کیا یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور ان سے پہلے کے لوگ؟ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا؛ بے شک وہ مجرم تھے۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا؛ ہم نے انہیں صرف حق کے ساتھ بنایا، لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بے شک فیصلے کا دن ان سب کی مقررہ میعاد ہے؛ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی، سوائے اس کے جس پر اللہ رحم کرے؛ بے شک وہ غالب، رحم کرنے والا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 43 تا 45، اور اہم نکات

بے شک زقوم کا درخت گنہگار کی خوراک ہو گا، پگھلی ہوئی دھات (تلچھٹ) کی طرح؛ وہ پیٹوں میں کھولے گا۔ یہ آیات 43 تا 45 ہیں، جن کے بعد اسی کھولنے کو گرم پانی کے کھولنے سے تشبیہ دے کر اہلِ جہنم کی سزا کا بیان سورت کے آخری حصے میں جاری رہتا ہے جو اس سوال کی مقررہ حد سے باہر ہے۔ اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: بابرکت رات میں نزولِ قرآن اور امور کے فیصلے سے اس کتاب کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اس رات کی تعیین میں اہلِ علم کے ہاں نصابی کتاب میں بیان کردہ موقف کو اختیار کیا جائے اور طالب علم اسے اپنے الفاظ میں نقل کرے؛ عذاب کے وقتی ٹلنے پر بھی منکرین کا رویہ بدلا۔ انسانی ضد کی تصویر ہے؛ فرعون اور قومِ تبع کی مثالیں بتاتی ہیں کہ طاقت و سلطنت انجام سے نہیں بچا سکتی؛ اور کائنات کی تخلیق کا مقصد "حق" ہے، کھیل تماشا نہیں۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

سورۃ الدخان کا یہ حصہ قرآن کی عظمت سے شروع ہو کر آخرت کے فیصلے اور زقوم کی وعید پر مکمل ہوتا ہے۔ طالب علم آیات 2 تا 6 اور 40 تا 42 کے ترجمے خاص توجہ سے اور آیات کی ترتیب برقرار رکھ کر لکھے، کیونکہ سورت کا مرکزی پیغام انہی میں سمویا ہوا ہے۔

سوال نمبر 5 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الجاثیہ کی آیت نمبر 01 تا 37 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ الجاثیہ قرآن مجید کی پینتالیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 37 آیات ہیں؛ یعنی اس سوال میں سورت کا تقریباً پورا متن شامل ہے۔ "جاثیہ" کے معنی گھٹنوں کے بل گری ہوئی (امت) ہیں، اور یہ لفظ اسی سورت کی آیت 28 میں آیا ہے۔ سورت کے مباحث میں ہیں: کتاب کا نزول اللہ عزیز و حکیم کی طرف سے، کائنات میں ایمان و یقین کے دلائل، آیات سن کر تکبر کرنے والوں کی وعید، سمندروں اور کائنات کی تسخیر کی نعمتیں، بنی اسرائیل کو کتاب و حکومت و نبوت عطا ہونا اور ان کا اختلاف، شریعت پر قائم رہنے کا حکم، برائی کرنے والوں اور نیکوکاروں کی برابری کی نفی، خواہش کو معبود بنانے والے کی مثال، دہریوں کا انکار، اور قیامت کے دن ہر امت کا گھٹنوں کے بل حاضر ہونا، اعمال نامے کی گواہی اور اہلِ ایمان و کفر کے انجام کا فیصلہ۔ ترجمہ حسبِ سوال لفظی جدول کے بعد گروہ وار بامحاورہ صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: "تنزیل الکتاب" یعنی کتاب کا اتارا جانا، نازل کرنا، "تصریف الریاح" یعنی ہواؤں کا پھیرنا، سمت بدلنا، "افاک اثیم" یعنی سخت جھوٹا، گنہگار، "یصر مستکبراً" یعنی تکبر کرتے ہوئے اڑا رہتا ہے، "ھزواً" یعنی مذاق، ٹھٹھا، "سخر لکم البحر" یعنی اس نے سمندر کو تمہارے تابع کر دیا، "لتجزٰی" یعنی تاکہ بدلہ دیا جائے، "الحکم" یعنی حکومت، فیصلے کا اختیار، "بغیاً بینھم" یعنی آپس کی ضد و حسد کی وجہ سے، "شریعۃ" یعنی واضح راستہ، طریقہ و قانون، "بصائر" یعنی بصیرت کی چیزیں، دلائل و روشن نشانیاں، "ھواہ" یعنی اس کی خواہش (نفس)، "غشاوۃ" یعنی پردہ، غلاف، "الدھر" یعنی زمانہ، "جاثیۃ" یعنی گھٹنوں کے بل گری ہوئی، اور "تستنسخ" یعنی ہم نقل و درج کراتے تھے، لکھواتے تھے۔ یہ الفاظ پوری سورت کی کلید ہیں۔

جدول 1: سورۃ الجاثیہ (1 تا 37) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
تَنْزِیل	اتارا جانا، نزول	تَصْرِیفِ الرِّیَاح	ہواؤں کا پھیرنا
أَفَّاكٍ أَثِيمٍ	سخت جھوٹا، گنہگار	يُصِرُّ	اڑا رہتا ہے، اصرار کرتا ہے
هُزُوًا	مذاق، ٹھٹھا	سَخَّرَ	تابع کر دیا
الْحُكْم	حکومت، فیصلہ	تَبْيِينَة	واضح راستہ، قانون
بَصَائِر	بصیرت کے دلائل	غِشَاوَة	پردہ، غلاف
الدَّهْر	زمانہ	جَاثِيَة	گھٹنوں کے بل گری ہوئی

USMAN NOTES www.usmannotes.com

بامحاورہ ترجمہ: آیات 1 تا 13

حٰمٓ۔ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو غالب، حکمت والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری پیدائش میں اور ان جانوروں میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے، یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور رات و دن کے آنے جانے میں، اور اس رزق میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس سے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا، اور ہواؤں کے پھیرنے میں، عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو حق کے ساتھ سناتے ہیں؛ پس اللہ اور اس کی آیات کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ہلاکت ہے ہر سخت جھوٹے گنہگار کے لیے، جو اللہ کی آیات سنتا ہے جو اسے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، پھر تکبر کرتے ہوئے اڑا رہتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں؛ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دیجیے۔ اور جب وہ ہماری آیات میں سے کسی بات کو جانتا ہے تو اسے مذاق بنا لیتا ہے؛ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے، اور جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ وہ جنہیں انہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنایا، اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے؛ اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے غضب کا سخت دردناک عذاب ہے۔ اللہ ہی ہے جس نے سمندر

کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور اس نے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو اپنی طرف سے تمہارے تابع کر دیا ہے؛ بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 14 تا 22

ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ وہ ان لوگوں کو معاف کر دیں جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے، تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کے کیے کا بدلہ دے۔ جو نیک عمل کرے گا تو اپنے لیے، اور جو برا کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہے؛ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت دی، انہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور انہیں جہان والوں پر فضیلت دی۔ اور ہم نے انہیں دین کے معاملے میں واضح دلیلیں دیں؛ پھر انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آ چکا تھا، آپس کی ضد کی وجہ سے؛ بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک واضح راستے (شریعت) پر کر دیا، پس اسی کی پیروی کیجیے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجیے جو نہیں جانتے۔ بے شک وہ اللہ کے مقابلے میں آپ کے کچھ کام نہیں آ سکتے؛ اور ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی چیزیں اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔ کیا جن لوگوں نے برائیاں کمائیں انہوں نے گمان کر لیا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، کہ ان کا جینا اور مرنا برابر ہو جائے؟ وہ کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

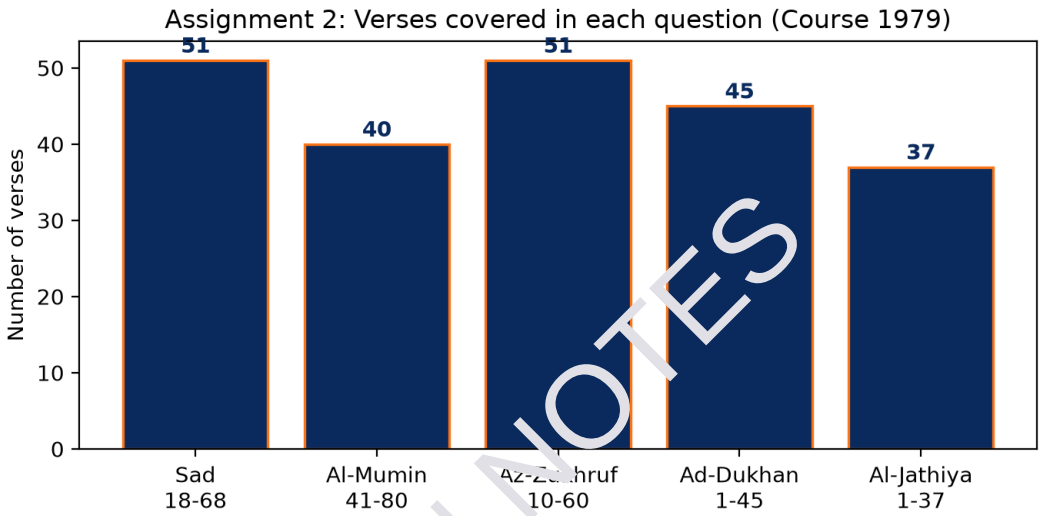
بامحاورہ ترجمہ: آیات 23 تا 29

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا، اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا؟ پس اللہ کے بعد اسے کون ہدایت دے گا؟ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور انہوں نے کہا: زندگی صرف ہماری دنیا کی زندگی ہے؛ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں، اور ہمیں صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے؛ حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں، وہ صرف گمان کرتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کی دلیل اس کے سوا کچھ

نہیں ہوتی کہ وہ کہتے ہیں: ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ کہہ دیجیے: اللہ تمہیں زندگی دیتا ہے، پھر تمہیں موت دیتا ہے، پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور آسمانوں و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے؛ اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن باطل والے خسارے میں پڑیں گے۔ اور آپ ہر امت کو گھٹنوں کے بل گری ہوئی دیکھیں گے۔ ہر امت اپنی کتاب (اعمال نامے) کی طرف بلائی جائے گی؛ آج تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے بارے میں حق کے ساتھ بولتی ہے؛ بے شک ہم جو سب کچھ لکھواتے رہے تھے جو تم کیا کرتے تھے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 30 تا 37، اور اہم نکات

پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا؛ یہی کھلی کامیابی ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائے گا): کیا میری آیات تمہیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟ تو تم نے تکبر کیا اور تم مجرم لوگ تھے۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں، تو تم کہتے تھے: ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے؛ ہم صرف ایک گمان کرتے ہیں اور ہم یقین کرنے والے نہیں ہیں۔ اور ان کے لیے ان کے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور انہیں وہ چیز گھیر لے گی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ اور کہا جائے گا: آج ہم تمہیں اسی طرح بھلا دیتے ہیں جیسے تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا، اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارے کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کو مذاق بنا لیا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا تھا؛ پس آج نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے عذر قبول کیا جائے گا (نہ انہیں اللہ کو راضی کرنے کا موقع دیا جائے گا)۔ پس تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے، سارے جہانوں کا رب ہے؛ اور آسمانوں و زمین میں بڑائی اسی کی ہے، اور وہ غالب، حکمت والا ہے۔ اس سورت کے اہم نکات یہ ہیں: یقین کی بنیاد غور و فکر ہے، ضد و تقلید نہیں؛ خواہشِ نفس کو معبود بنانا گمراہی کی گہری ترین صورت ہے؛ نیک و بد کی برابری کا گمان اللہ کے عدل کے خلاف ہے؛ اور قیامت کی حاضری کا منظر — ہر امت گھٹنوں کے بل اور اعمال نامہ حاضر — انسان کو زندگی بھر محتاط رکھنے کا سبق دیتا ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

سورۃ الجاثیہ ابتدا سے انتہا تک ایک مربوط دعوت ہے: دلائل، انکار کا انجام، شریعت کی پیروی کا حکم اور قیامت کا فیصلہ۔ طالب علم آیت 18 (شریعت) اور آیات 28 تا 29 (اعمال نامے) کے ترجمے خاص توجہ سے تحریر کرے، کیونکہ یہی دو مقامات سورت کے نام اور اس کے مرکزی پیغام کی بنیاد ہیں۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com